فتاوے

سوال :- ہندہ زید کی بیوی ہے اور عرصہ سے میاں بیوی آباد ہیں۔ اس اثناء میں زید بیوی کو گھر میں چھوڑ کر سفر میں چلا گیا۔ زید دس ماہ سفر میں رہ کر شعبان کی ۲۷ تاریخ کو گھر میں واپس آیا بعدہ ہندہ مذکورہ کے بطن سے صفر کی ۶ تاریخ کو حالت مرض میں لڑکی پیدا ہوئی۔ سوال یہ ہے کہ یہ لڑکی صحیح النسب قرار دیجائیگی یا نہیں واضح رہے کہ زید کو اپنی بیوی ہندہ پر کسی قسم کا شک وشبہ نہیں ہے اور وہ مقر ہے کہ لڑکی میری ہے۔ (سائل زین العابدین)

جواب :- یہ لڑکی شرعاً ثابت النسب اور صحیح النسب قرار دیجائیگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں الولد للفراش وللعاهر الحجر (بخاری مسلم وغیرہ) ثبوت نسب موقوف ہے ثبوت فراش پر۔ اور ثبوت فراش کیلئے امکان وطی کافی ہے (امکان استخدامی اور کراماتی نہیں بلکہ امکان عادی) علامہ شوکانی حدیث مذکور کی بابت لکھتے ہیں۔ وظاهر الحديث ان الولد انما يلحق بالاب بعد ثبوت الفراش وهو لا يثبت الا بعد امكان الوطى فى النكاح الصحيح او الفاسد والى ذلك ذهب الجمهور (نیل الاوطار ص۲۶۸ ج۶) وقد بسط النووی الکلام فی هذه المسئلة مع الرد على الحنفية فى شرح مسلم ص۴۷۰ ج۱ فارجع اليه۔ علامہ ابن تیمیہ اور ابن القیم کے نزدیک ثبوت فراش کیلئے محض امکان کافی نہیں ہے بلکہ وطی یقینی اور جماع محقق ضروری ہے لیکن علامہ شوکانی فرماتے ہیں ان معرفة الوطى المحقق متعسرة جدا فاعتبارها يؤدى الى بطلان كثير من الانساب وهو يحتاط فيها واعتبار مجرد الامكان يناسب ذلك الاحتياط (نیل ص۲۶۹ ج۶) سوال میں صاف مذکور ہے کہ زید اور ہندہ عرصے سے آباد ہیں اور زید کے سفر میں جانے تک دونوں آباد رہے اس صورت میں وطی صرف ممکن ہی نہیں بلکہ محقق بھی ہے۔ بنا بریں امکانِ وطی بلکہ تحقق وطی اور وضع حمل کے درمیان کل مدت ایک برس تین ماہ ۹ دن ہوئے جو اقل مدت حمل چھ ماہ سے زیادہ اور اکثر مدت حمل دو برس (علی قول الحنفیہ) یا چار برس (علی قول الشافعیہ) سے کم ہے پس ثبوت نسب کی شرط بلاشک وشبہ موجود ہے اسلئے یہ لڑکی ثابت النسب ہے۔ خصوصاً ایسی صورت میں جبکہ زید کو اپنی بیوی ہندہ پر کوئی شبہ نہیں ہے بلکہ مقر ہے کہ وہ لڑکی اسی کی ہے اس لڑکی کے صحیح النسب ہونے میں شک نہیں کیا جاسکتا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

سوال :- ایک مکان میں آگ لگ جانے سے اتفاقی طور پر دو مرد ہندو اور مسلمان اکٹھا اس طرح جل گئے کہ ان کی نعشوں میں بالکل امتیاز باقی نہ رہا۔ اب مسلمان پر نماز جنازہ کسطرح ادا کی جائے۔ محمد یوسف از بہرائچ

جواب :- دونوں نعشیں سامنے رکھی جائیں لیکن نیت کی جائے مسلمان کی نعش پر نماز جنازہ ادا کرنے اور اسکے لئے دعا وسفارش کرنیکی کما ان السنة اذا مر الرجل بمجلس فيه مسلم وكافر وبمجلس فيه اهل السنة والبدعة وبمجلس فيه عدل وظلمة ان يسلم بلفظ التعميم ويقصد به المسلم واهل السنة والعدل لحديث اسامة بن زيد فى قصة عبد الله بن ابى المروى فى الصحيحين۔